International Research Journal of Arabic and Islamic Studies, Vol.:03, Issue: 01, Jan-Jun 2023
pp:278 - 294

OPEN ACCESS
IRJAIS
ISSN (Online): 2789-4010
ISSN (Print): 2789-4002
www. irjais.com

اسلام اور پیغمبر اسلام: غیر مسلم مطالعہ کے مناہج و اسالیب اور اثرات کا تجزیاتی مطالعہ

Islam and the Prophet Muhammad: A Study of Non-Muslim Approaches, Methods, Effects - An Analytical Study

Areeba Farooq
PhD Scholar, Institute of Islamic Studies, University of the Punjab, Lahore.
Aneeqa Waheed
M.Phil., Institute of Islamic Studies, University of the Punjab, Lahore.
Umer Yousaf
PhD Scholar, Institute of Islamic Studies, University of the Punjab, Lahore.

Abstract

This analytical study delves into the approaches, methodologies, and impacts of non-Muslim inquiry into Islam and the Prophet Muhammad. It explores how non-Muslim scholars have engaged with Islamic topics, examining the methods they employ and the effects these inquiries have had. By scrutinizing these aspects, the study aims to provide insights into the dynamics of cross-cultural engagement with Islam and its central figure, the Prophet Muhammad. This examination not only highlights the academic rigor and perspectives brought by non-Muslim scholars but also considers the broader cultural and social implications of their work. Through this comprehensive analysis, the study seeks to contribute to a deeper understanding of interfaith scholarship and its role in shaping contemporary discourse on Islam.

Keywords: Islam, Prophet Muhammad, non-Muslim inquiry, methodologies, impacts, cross-cultural engagement

تعارف موضوع

یہ تجزیاتی مطالعہ غیر مسلم محققین کی جانب سے اسلام اور پیغمبر اسلام پر کیے گئے مطالعات کے مناہج، اسالیب اور اثرات کا جائزہ لیتا ہے۔ اس مطالعہ میں یہ دیکھا گیا ہے کہ غیر مسلم محققین نے اسلامی موضوعات کے ساتھ کیسے مشغولیت اختیار کی، اور کن طریقوں کا استعمال کیا۔ مزید بر آں، ان تحقیقات کے اثرات کا بھی تجزیہ کیا گیا ہے۔ غیر مسلم محققین نے مختلف تاریخی، سماجی، اور ثقافتی پہلوؤں سے اسلام اور پیغمبر اسلام کو سمجھنے کی کوشش کی ہے۔ ان کے مناہج میں تاریخی تجزیے، سماجی علوم کی تکنیکیں، اور تقابلی مذہب کے مطالعے شامل ہیں۔ یہ مطالعہ ان مناہج اور اسالیب کا تفصیلی جائزہ لیتا ہے تاکہ یہ سمجھا جا سکے کہ ان تحقیقات نے اسلام اور اس کے مرکزی شخصیت، پیغمبر محمد ﷺ، کے بارے میں موجود تصورات پر کیا

CC BY

اثرات مرتب کیے ہیں۔اس مطالعے کا مقصد نہ صرف غیر مسلم محققین کی علمی جدوجہد اور ان کے نکتہ نظر کو اجاگر کرنا ہے بلکہ اس بات پر بھی غور کرنا ہے کہ ان تحقیقات کے وسیع ثقافتی اور سماجی مضمرات کیا ہیں۔ یہ مطالعہ مختلف ثقافتوں کے درمیان اسلام پر مبنی مکالمے کی نوعیت کو سمجھنے میں معاون ثابت ہو سکتا ہے۔اس جامع تجزیے کے ذریعے، یہ مطالعہ بین المذاہب اسکالرشپ کی اہمیت کو اجاگر کرنے اور معاصر اسلامی مکالمے پر اس کے کردار کو واضح کرنے کی کوشش کرتا ہے۔اس سے ہمیں ایک بہتر فہم حاصل ہو سکتی ہے کہ کیسے مختلف پس منظر کے لوگ اسلام کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس کا کیا اثر معاشرتی مکالمے پر پڑتا ہے۔

اسلام از روئے قرآن

فرمان باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللهِ الْاِسْلَامُ۔[1]

"بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین اسلام ہی ہے"

اللہ تعالیٰ کے ہاں جو صحیح، سچا اور مقبول دین ہے وہ اسلام ہے جس میں ایمان اور اطاعت کا حکم ہے جو حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر محمد ﷺ تک ہر قوم کو اس کے نبی کے ذریعے دیا گیا تمام انبیاء کرام کا دین ایک ہی تھا۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

شَرَّعَ لَکُمْ مِنَ الدِّیْنِ مَاوَصّٰی بِهٖ نُوْحًا وَالَّذِیْٓ اَوْحَیْنَا اِلَیْکَ وَمَاوَصَّیْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِیْمَ وَمُوْسٰی وَعِیْسٰٓی اَنْ اَقِیْمُوْا الدِّیْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِیْهِ۔[2]

"اللہ نے تمہارے لیے وہی دین مقرر کیا ہے جس کا اس نے نوح علیہ السلام کو حکم دیا اور اے نبی ﷺ! اسی دین کی وحی ہم نے آپ ﷺ کی طرف کی اسی پر چلنے کا حکم ہم نے ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام کو دیا تھا کہ اسی دین کو قائم رکھو اور اس میں تفرقہ نہ ڈالنا"۔

یہی دین اسلام ہے جو اللہ کے ہاں مقبول ہو گا اور آخرت میں نجات کا ذریعہ بنے گا اس کے علاوہ کوئی اور دین آخرت میں قابل قبول نہ ہو گا اور نہ اس کے ماننے والوں کے لئے نجات ہو گی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَنْ یَبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ۔[3]

"اور جو شخص اسلام کے سوا کوئی اور دین اختیار کرتا ہے اللہ اس کے دین کو ہرگز قبول نہ کرے گا اور وہ شخص آخرت میں گھاٹے میں رہے گا"۔

تمام انبیاء کرام کا دین ایک تھا جو کہ اسلام ہے مگر شریعت الگ الگ تھی جو ان کے حالات کے مطابق تھی۔ جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے۔

لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّ مِنْهَاجًا۔[4]

"ہم نے تم میں سے ہر امت کے لئے ایک شریعت اور ایک طریقہ مقرر کیا ہے"۔

اسلام از روئے احادیث

اسلام کو قبول نہ کرنے اور اس پر ایمان نہ لانے والوں کے بارے میں حضور ﷺ نے فرمایا:

وَالَّذِی نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہِ لا یَسْمَعُ بِی اَحَدٌ مِنْ ھَذِہِ الْاُمَّةِ یَھُوْدِیٌ وَّ لَا نَصْرَ انِیٌ ثُمَّ یَمُوْتُ وَلَمْ یُوْمِنْ بِالَّذِی اُرْسِلْتُ بِہٖ اِلَّا کَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ۔[5]

"اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ! اس امت کا کوئی ایک بھی فرد یہودی ہو یا نصرانی میرے بارے میں سن لے اور پھر وہ مر جائے اور اس دین پر ایمان نہ لائے جسکے ساتھ میں بھیجا گیا ہوں تو وہ اہل جہنم میں سے ہو گا"۔

رسول اللہ ﷺ ایک مجلس میں تشریف فرما تھے حضرت جبرائیل آئے اور حضور ﷺ کے سامنے اس طرح بیٹھ گئے کہ اپنی ہتھیلیاں رسول اللہ ﷺ کے گھٹنوں پر رکھ دیں اور کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ مجھے اسلام کے بارے میں بیان کریں کہ وہ کیا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَلْاِسْلَامُ اَنْ تُسْلِمَ وَ جْھَکَ لِلّٰہِ وَتَشْھَدَ اَنْ لا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہُ لَا شَرِیْکَ لَہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہُ وَرَسُوْلُہ۔[6]

"اسلام یہ ہے کہ تو اپنے چہرے کو اللہ تعالیٰ کے لئے مطیع کر دے اور یہ شہادت دے کہ اللہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہے وہ اکیلا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں"۔

اسلام کا تعارف بقول علماء اسلام

مولانا صفی الرحمن فرماتے ہیں:

"اسلام وہی دین ہے جس کی دعوت و تعلیم ہر پیغمبر اپنے اپنے دور میں دیتے رہے ہیں۔ اب اس کی کامل ترین شکل وہ ہے جسے آخر الزماں محمد ﷺ نے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ جس میں توحید، رسالت اور آخرت پر اس طرح یقین رکھنا ہے جس طرح نبی کریم ﷺ نے بتایا ہے۔ کچھ اچھے اعمال کر لینا ہی اسلام نہیں نہ اس سے نجات ملے گی بلکہ اسلام یہ ہے کہ اللہ پر ایمان لایا جائے، صرف اسی کی عبادت کی جائے اور محمد ﷺ سمیت تمام انبیاء پر ایمان لایا جائے۔ ایمانیات کے ساتھ ساتھ وہ

عقائید اختیار کئے جائیں جو قرآن کریم اور حدیث میں بیان ہوئے ہیں اور اب اس دین کے علاوہ کوئی دوسرا دین عند اللہ قبول نہ ہو۔"[7]

مولانا مودودیؒ (م 1979ء) فرماتے ہیں:

"جس دن پہلی مرتبہ زمین پر انسان کا ظہور ہوا اسی دن اللہ تعالیٰ نے انسان کو خبر دار کر دیا تھا کہ تیرے لئے صرف اسلام ہی درست طرز عمل ہے۔ اس کے بعد دنیا کے کونے کونے میں وقتاً فوقتاً جو پیغمبر اللہ کی طرف سے بھیجے گئے ان سب کی دعوت بلا استثناء اسلام کی طرف تھی جس کی آخری کڑی محمد ﷺ ہیں"۔[8]

مولانا مفتی محمد شفیعؒ (م 1976ء) فرماتے ہیں:

"ہر نبی کے زمانے میں ان کا لایا ہوا دین ہی دین اسلام اور عند اللہ مقبول تھا جو بعد میں بوقت ضرورت منسوخ ہوتا چلا گیا۔ آخر میں خاتم الانبیاء کا دین، دین اسلام کہلایا جو قیامت تک باقی رہے گا۔[9]

مولانا یوسف خان اسلام کے عالمگیر مذہب ہونے کے بارے میں فرماتے ہیں:

"اسلام نے جن مختصر زمانے میں پوری دنیا میں فتح کے جھنڈے گاڑے اس کی مثال نہیں ملتی۔ اسلام نے غیر مسلموں پر جو اثر ڈالا اسے کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ اسلام انسانی فطرت کو اپیل کرتا ہے اور یہ خصوصیت کسی قومی یا نسلی اور علاقائی دین میں نہیں ہو سکتی یہ فخر کو اسلام کا حاصل ہے کہ وہ ایک عالمگیر مذہب ہے۔"[10]

اسلام Frontal Attack کرتا ہے نا کہ عیسائیت کی طرؒ Back door entry۔ اسلام جس معاشرے میں بھی تبلیغ کرنا چاہتا ہے تو سب سے پہلے وہاں کے ذہین ترین طبقات کو خطاب کرتا ہے۔ اس کے فلسفے اور حکمت کو چیلنج کرتا ہے اور اپنے فلسفے اور حکمت کو دلیل کے ساتھ پیش کرتا ہے اور کہتا ہے۔

ھاتو برھانکم ان کنتم صادقین-[11]

"اگر تم سچے ہو تو دلیل پیش کرو"۔

اسلام کہتا ہے کہ ہم جو بات کر رہے ہیں وہ دلیل کے ساتھ ہے۔

قُلْ هَٰذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ ۚ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي ۖ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ۔[12]

"یہ میرا راستہ ہے میں بصیرت کے ساتھ اللہ کیطرف بلاتا ہوں، میں بھی اور جو میرے پیروکار ہیں (وہ بھی)"

عیسائی مذہب کے ایک بہت بڑے عالم جو کیسومو، کینیا کے گرجاگھر کے پادری تھے نے اسلام قبول کر لیا ان کا نام پادری جان فانویل اکومو(John Fanvel Ukumu) تھا۔ محمد انور بن اختر اپنی تصنیف "دنیا عیسائیت کی زد میں" میں پادری Fanvelکا اسلام کے بارے میں بیان رقم کرتے ہیں:

"میں کئی سال تک گرجاگھر میں عیسائیت کی خدمت کرتا رہا مگر میرا دل مطمئن نہ تھا۔ میں اسلام کی حقانیت کو جاننے کے لیے مسلمانوں کی صالح زندگی کی طرف راغب ہوا۔ اسلامی کتابیں پڑھیں داعیان و مبلغین اسلام سے ملاقاتیں بھی ہوئیں۔ اسلامی تعلیم اور اسلامی طرز زندگی کی روحانیت اور مذہب اسلام کی حقانیت میرے دل جاگزیں ہو گئیں یہاں تک کہ مجھے یقین ہو گیا کہ اسلام ہی وہ حقیقی دین ہے جو معبود حقیقی کی عبادت کی تعلیم دیتا ہے۔ لہذا میں نے 23 مئی 1996 کو کلمہ شہادت پڑھا اور قبول اسلام کے بعد عیسائیت اور گرجاگھروں کی خدمات کی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہو گیا۔"[13]

اس طرح فریڈرک ولامار نے جنیوا میں یہ کہہ کر اسلام قبول کیا:

"قرآن میں حضرت عیسیٰ کا ذکر جس انداز میں کیا گیا ہے عیسائیت میں وہ سب حقائق پوشیدہ ہیں۔"[14]

تمو ان فرینک(Tumwine Frank)عیسائی پادری جو کئی گرجاگھروں کا صدر رہے، اس نے یہ کہہ کر اسلام قبول کیا:

"موجودہ تحریف شدہ انجیل کی بہت سی چیزوں نے مجھے حیرت میں ڈال دیا جس کے بعد میں نے اسلامی لٹریچر کا مطالعہ کیا اور مجھے یقین ہو گیا کہ دین اسلام ہی سچا دین ہے اور صرف یہی مذہب مرنے کے بعد جنت میں دخول کا باعث ہے۔"[15]

مغرب میں اسلام کی بڑھتی ہوئی مقبولیت اور مختلف پادریوں کے قبول اسلام کے واقعات پڑھ کر یہ بات سامنے آئی کہ ان کو عیسائیت میں شکوک و شبہات نظر آئے جبکہ اسلام کے مطالعے نے اپنی صحیح تصویر پیش کرتے ہوئے ان کے شک و شبہات کو دور کیا۔ مثلاً:

* یہودیت اور عیسائیت میں تنگ نظری اور تعصب ہے جبکہ اسلام میں روحانیت و صداقت اور علم و عرفان ہے۔
* دیگر مذاہب غلط بندوشوں کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ملے جب کہ اسلام ان زنجیروں کو توڑتا ہے۔
* اسلام خالق و مخلوق کے درمیان رشتہ امن واتحاد قائم کرتا ہے۔

* اسلام میں ربانی احکام پر بندگان خدا نیک سلوک کرنا افضل ترین عمل سمجھتے ہیں۔ اسلام عقل و فہم، ادراک اور دل و دماغ کو اپیل کرتا ہے۔
* اسلام اکمل اور حوصلہ افزا دین ہے جو اطمینانِ قلب اور تسکینِ حیات کا ضامن ہے۔
* مسلمان ہونا دنیا کی بہترین نعمت ہے اسلام کی سادگیِ حسن نے ہمیں امن و آتشی سے ہمکنار کیا ہے۔
* برائی سے اجتناب اور نیکی کی افزائش اور نشر و اشاعت کا نام اسلام ہے۔
* اسلام تمام بنی نوع انسانیت کا حقیقی مذہب ہے اس کو اختیار کر کے انسان اپنی ذات میں مکمل ہو سکتا ہے۔
* اسلام نے مساوی حقوق کی ضمانت دی اور ہر ایک کو اپنی سعی و عمل کے مطابق اجر و ثواب اور کامیابی کی ضمانت دی۔
* اسلام کے خلاف یہ پروپیگنڈا غلط ہے کہ یہ تلوار سے پھیلا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اسلام اخلاق کا حامل ہے اور اخلاق و کردار کی بلندی نے اسلام کو رائج کیا۔
* اسلام کسی خاص ملک و ملت کا نہیں بلکہ ہمہ گیر اور عالمگیر مذہب ہے۔
* اسلام میں خواتین کو معزز گردانہ گیا ہے اور وہ عورتوں کے حق میں مساوات کا حامی ہے۔ اس کی مثال دنیا کے کسی اور مذہب میں نہیں ملتی۔
* اسلام میں خالق کائنات کا مخلوق میں حلول کرنے کا نظریہ باطل ہے کیونکہ یہی نظریہ اور عقیدہ بت پرستی کی بنیاد ہے۔
* قرآن مجید میں حضرت آدم سے لیکر حضرت عیسیٰ تک ہر پیغمبر کا تذکرہ انتہائی احترام کے ساتھ ہے جس طرح عیسائی پیغمبر اسلام اور شعائر اسلام کی بے حرمتی کرتے ہیں مسلمان حضرت عیسیٰ یا ان کے حواریوں کی بے حرمتی نہیں کرتے بلکہ انہیں بھی دین اسلام اور حق پر تصور کرتے ہیں۔ مسلمانوں کے لئے انجیل کلام الہی ہے مگر اصلی صورت میں نہیں بلکہ تحریف شدہ ہے۔
* اسلام کا پہلا سبق اللہ سے محبت ہے اور انسان کو اس کی تعریف اور توصیف اپنے اندر پیدا کرنے اور اللہ کی عبادت کرنے کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔

جارج برنارڈ شاہ (م 1950ء) دنیا کے عظیم مفکروں، ڈارمہ نگاروں اور فلسفیوں میں سے ہے وہ حضور ﷺ کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہتا ہے:

"اگر آئندہ سو سالوں میں کسی مذہب کے انگلستان کے علاوہ یورپ اور پوری دنیا کی عوام کے ذہین و فکر پر چھا جانے کا امکان ہے تو وہ صرف اسلام ہو سکتا ہے۔ دین محمد کی میری نظر میں بے حد قدر و

منزلت ہے اس کی وجہ اس مذہب کی توانائی ہے جو مجھے محسوس ہوتی ہے۔ اسلام کے پیغام میں اتنی جاندار یت ہے کہ وہ زندگی کے بدلتے ہوئے ادوار کے تمام تر تقاضوں کو احسن طریقے سے پورا کر سکتا ہے۔ میرا راسخ عقیدہ ہے کہ اگر محمد ﷺ جیسا انسان اس عالم نو میں کلی اختیارات حاصل کر لے تو وہ بنی نوح انسان کے تمام مسائل کو ایسے طریقے سے حل کر سکتا ہے کہ جس سے امن و آشتی اور خوشحالی تک انسان کی رسائی ممکن ہو سکتی ہے۔ جس کی تلاش میں وہ صدیوں سے در بدر کی خاک چھان رہا ہے"۔[16]

درج بالا تمام حقائق سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ کے نزدیک پسندیدہ دین صرف اسلام ہے جو ایک مکمل ضابطہ حیات ہے ۔اس کی حقانیت اور صداقت کو غیر مسلموں نے بھی تسلیم کیا اور اس سے متاثر ہو کر اسلام قبول کیا ہے یہی وجہ ہے کہ بہت سے یورپین ممالک میں بھی اسلام پسندیدہ دین کے طور پر اُبھر رہا ہے۔

حضرت محمد ﷺ کا تعارف

حضرت محمد ﷺ خاتم النبین ہیں ان کے بعد اب کوئی نبی نہیں آئے گا۔ ان کا سلسلہ نسب کچھ یوں ہے:

”محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی ہمارے نبی ہیں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل الرحمن اور ابو الانبیاء کی اولاد سے ہیں جو بی بی ہاجرہ کے بطن سے پیدا ہوئی۔“[17]

حجرت محمد ﷺ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دُعا کا نتیجہ ہیں جو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے کی:

"رَبَّنَا وَ ابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ط اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ-[18]

"اے ہمارے رب اور ان لوگوں کے لئے انہی میں سے ایک رسول بھیج وہ ان کے سامنے تیری آیتیں تلاوت کرے اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور انہیں پاک کر دے بے شک تو ہی غالب حکمت والا ہے۔"

قاضی سلیمان منصور پوری اپنی تصنیف میں حضرت ابراہیمؑ کی دُعا کی قبولیت کے بارے میں لکھتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یہ دعا قبول فرمائی اور حضور ﷺ موسم بہار میں ، 2 شنبہ کے دن، 9 ربیع الاول، عام الفیل کے سال، مطابق 22 اپریل 571ء مکہ مکرمہ میں بعد از صبح صادق و قبل از طلوع شمس پیدا ہوئے حضور ﷺ اپنے والدین کے اکلوتے بچے تھے۔"[19]

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو مبعوث فرما کر لوگوں پر احسان عظیم کیا۔ اور یہ نبی اپنی امت کے بہت خیر خواہ ہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُوْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ[20]

"لوگو تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک رسول آئے ہیں تمہاری تکلیف ان کو گراں گزرتی ہے اور تمہاری بھلائی کے خواہشمند ہیں مومنوں پر نہایت شفیق اور مہربان ہیں"۔

پہلے انبیاء کرام پر نازل کردہ آسمانی کتابوں میں اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی بعثت کی بشارتیں نازل فرمائیں جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

"اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ۔[21]

"وہ لوگ جو اس رسول امی نبی (محمد ﷺ) کی پیروی کرتے ہیں جس کا ذکر وہ اپنے ہاں تورات اور انجیل میں لکھا پاتے ہیں"۔

حضرت عیسیٰ نے بھی حضور ﷺ کی بعثت کی بشارت دی جس کو قرآن حکیم یوں بیان کرتا ہے۔

مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗ اَحْمَدُ۔[22]

"اور ایک رسول کی بشارت دینے والا ہوں وہ میرے بعد آئے گا اس کا نام احمد ہو گا"۔

تورات میں حضور ﷺ کی بشارتیں :

حضرت موسیٰ سے اللہ تعالیٰ نے ایک نبی بھیجنے کا وعدہ فرمایا جو تورات میں ان الفاظ میں مذکور ہے۔

"میں ان کے لئے ان ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اسے حکم دوں گا وہی وہ ان سے کہے گا"[23]

یہاں اس آیت میں "تیری مانند" سے مراد حضور ﷺ ہیں۔ اور "اپنا کلام" سے مراد قرآن مجید ہے۔

کتاب پیدائش میں نبی کریم ﷺ کی بشارت کے سلسلے میں یوں مذکور ہے:

"یہوداہ سے سلطنت نہیں چھوٹے گی اور نہ اس کی نسل سے حکومت کا عصا موقوف ہو گا جب تک شیوہ نہ آئے اور قومیں اس کی مطیع ہوں گی"۔[24]

یہاں اس آیت میں لفظ "شیوہ" سے مراد نبی محترم ﷺ ہیں۔

کتاب استثناء نبی کریم ﷺ کی خوشخبری ان الفاظ میں دی گئی:

"خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے ان پر آشکارا ہوا وہ کوہِ فاران سے جلوہ گر ہوا اور لاکھوں قدسیوں میں سے آیا اس کے داہنے ہاتھ پر ان کے لئے آتشی شریعت تھی وہ بے شک قوموں سے محبت رکھتا ہے اس کے سب مقدس لوگ تیرے ہاتھ میں ہیں اور وہ تیرے قدموں میں بیٹھے ایک ایک تیری باتوں سے مستفیض ہو گا۔"[25]

یہاں اس آیت میں "کوہ فاران" سے مراد مکہ کی وادی ہے۔

تورات میں حضرت دانیال کی حضور ﷺ کے بارے میں پیش گوئی کا بیان اس طرح مذکور ہے:

"میں نے رات کو رؤیا میں دیکھا اور کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص آدم زاد کی مانند آسمان کے بادلوں کے ساتھ آیا اور قدیم الایام تک پہنچا۔ وہ اسے اس کے حضور لائے۔ اور سلطنت اور حشمت اور ملکیت اسے دی گئی تا کہ سب لوگ اور امتیں اور اہلِ لغت اس کی خدمت گزاری کریں۔ اس کی سلطنت ابدی سلطنت ہے جو جاتی نہ رہے گی اور اس کی مملکت لازوال ہو گی۔ اور تمام آسمان کے نیچے سب ملکوں کی سلطنت اور مملکت اور سلطنت کی حشمت حق تعالیٰ کے مقدس لوگوں کو بخشی جائے گی اس کیسلطنت ابدی اسلطنت ہے اور تمام ملکتیں اس کی خدمت گزار اور فرمانبر دار ہوں گی۔"[26]

تورات میں حبقوق نبی کی نبی کریم ﷺ کے بارے میں پیش گوئی ان الفاظ میں مذکور ہے۔

"خدا تیمان سے آیا اور قدوس کوہ فاران سے۔ سیلاہ۔ اس کا جلال آسمان پر چھا گیا اور زمین اس کی حمد میں معمور ہو گئی۔ اس کی جگمگاہٹ نور کی مانند تھی۔ اس کے ہاتھ سے کرنیں نکلتی تھیں اور اس میں اس کی قدرت نہاں تھی۔ وبا اس کے آگے آگے چلتی تھی اور آتشی تیر اس کے قدموں سے نکلتے تھے وہ کھڑا ہوا اور زمین تھرا گئی اس نے نگاہ کی اور قومیں پراگندہ ہو گئیں۔ ازلی پہاڑ پارہ پارہ ہو گئے۔ قدیم ٹیلے جھک گئے۔ اس کی راہیں ازلی ہیں۔[27]

تورات میں آخری نبی حضرت محمد ﷺ کی بشارتیں موجود ہیں۔ بہت سے غیر مسلم حضرات مسلمانوں سے یہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ کی نبوت کی بشارت سابقہ انبیاء نے دی ہے جبکہ حضرت محمد ﷺ کی نبوت کی بشارت کسی نبی نے نہیں دی۔ درج بالا تورات سے لے گئی آیات اس بات کی شاہد ہیں کہ حضرت محمد ﷺ کی بشارت تورات میں موجود ہے جس سے وہ کنایہ کشی کرتے ہیں۔

انجیل میں حضور ﷺ کے متعلق بشارتیں:

انجیل میں بھی آخری نبی حضرت محمد ﷺ کی بشارتیں موجود ہیں۔ جیسا کہ انجیل یوحنا کا بیان ہے:

"میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لئے فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ مددگار تمہارے پاس نہ آئے گا لیکن اگر جاؤں گا تو اسے تمہارے پاس بھیج دوں گا"[28]

اس آیت میں "مددگار" سے مراد نبی کریم ﷺ کی ذات ہے۔

"جب وہ روح حق آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا اس لیئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا لیکن جو کچھ سنے گا وہی کہے گا اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا"[29]

اس آیت میں "روح حق" سے مراد تاجدار ختم نبوت ﷺ ہیں۔

انجیل کا یہ بیان قرآن میں دی گئی حضرت عیسٰی کی بشارت يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ[30] کی تصدیق ہے:

"اور میں باپ سے درخواست کروں گا تمہیں دوسرا مددگار بخشے گا کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے۔"[31]

انجیل متی میں یوحنا کی نبی کریم ﷺ کے بارے میں پیش گوئی یوں مذکور ہے:

"اور یوحنا کی گواہی یہ ہے کہ جب یہودیوں نے یروشلم سے کاہن اور لاوی یہ پوچھنے کو اس کے پاس بھیجے کہ تو کون ہے؟ تو اس نے اقرار کیا اور انکار نہ کیا بلکہ اقرار کیا کہ میں تو صحیح نہیں ہوں۔ انہوں نے اس سے پوچھا پھر کون ہے؟ کیا تو ایلیاہ ہے؟ اس نے کہا میں نہیں ہوں۔ کیا تو وہ نبی ہے؟ اس نے جواب دیا کہ نہیں۔ پس انہوں نے اس سے کہا پھر تو کون ہے؟ تاکہ ہم اپنے بھیجنے والوں کو جواب دیں تو اپنے حق میں کیا کہتا ہے؟ انہوں نے اس سے سوال کیا تو اگر نہ مسیح ہے، نہ ایلیاہ، نہ وہ نبی تو پھر بپتسمہ کیوں دیتا ہے؟[32]

ان آیات میں "وہ نبی" سے مراد حضور ﷺ ہیں۔

متی کے باب 1 میں حضرت یسوع کا صفاتی نام عمانوایل ذکر کیا گیا ہے عمانویل کا مطلب ہے خدا ہمارے ساتھ ہے مگر یسوع عمانوایل اس لیے نہیں ہوسکتے کیونکہ انہوں نے بوقت صلیب خود اعلان کیا تھا کہ "اے میرے خدا! اے میرے خدا! تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔"[33]

یہ پیش گوئی محمد ﷺ پر پوری ہوئی جب غار ثور میں حضور ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ "خدا ہمارے ساتھ ہے"۔[34]

حضور ﷺ نے خود امت کو خبر دی ہے کہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں کا ثمر ہیں امام احمدؒ نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ سے روایت نقل کی ہے:

"قُلْتُ : يا نبيَّ اللهِ ! مَاكَانَ اَوَّلُ بَدْيِ اَمْرِكَ قَالَ دَعْوَةُ اَبِيْ ابراہيمَ ، وَبُشْرىٰ عِيْسٰى وَرَاَتْ اُمِّي نُوراً اَضَايَتْ مِنْهَا قُصُورُ الشَّامِ[35]

"میں نے کہا اے اللہ کے نبی آپ کے معاملے کی ابتدا کیا تھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا (میں) اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت (ہوں) اور میری ماں نے ایک نور دیکھا جس نے شام کے محلات روشن کر دیے"۔

حضور ﷺ کی سیرت کے متعدد پہلو ہیں اور ہر گوشہ و پہلو انتہائے کمال کو پہنچا ہوا ہے ساری کائنات کے خالق ومالک نے آپ ﷺ کو امت کے لئے بہترین نمونہ قرار دیتے ہوئے فرمایا:

"لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔[36]

"بے شک تمہارے لئے رسول اللہ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے"۔

حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

" اللہ کا یہ فرمان حضور ﷺ کے اقوال و افعال اور احوال میں آپ ﷺ کی پیروی کرنے کے بارے میں یہ آیت کریمہ عظیم اساس ہے"۔[37]

اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کرام کو حضور ﷺ کی بعثت کے بارے میں بتا دیا تھا اور انہیں حکم دیا تھا کہ اپنی امتوں کو بھی یہ بات بتادیں کہ جب وہ آخری نبی ان کی زندگی میں مبعوث ہو تو اس پر ایمان لائیں اور اس کے نقشِ قدم پر چلیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَاِذْ اَخَذَ اللهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاۗءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰي ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ۔[38]

"اور جب اللہ نے تمام نبیوں سے عہد لیا تھا کہ جب میں تمہیں کتاب اور حکمت عطا کروں پھر تمہارے پاس کوئی رسول آئے جو اس (کتاب) کی تصدیق کرتا ہو جو تمہارے پاس ہے تو تمہیں اس پر ایمان لانا ہو گا اور اس کی مدد کرنی ہو گی اللہ نے فرمایا: کیا تم اقرار کرتے ہو اور اس پر میرا عہد قبول کرتے ہو؟ انہوں نے کہا ہم نے اقرار کیا۔ اللہ نے فرمایا: تم لوگ گواہ رہنا اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔"

صحیح مسلم کی روایت ہے:

"اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفَى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ اِسْمَاعِيْلَ وَاصْطَفَى قُرَيْشاً مِنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفَى مِنْ قُرَيْشٍبَنِى هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِى مِنْ بَنِى هَاشِمٍ۔[39]

"اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل کی اولاد میں سے کنانہ کو منتخب کیا اور کنانہ میں سے قریش کو منتخب کیا اور قریش میں سے بنو ہاشم کو منتخب کیا اور بنو ہاشم میں سے مجھ کو منتخب کیا۔"

طالب ہاشمی لکھتے ہیں:

"چھٹی صدی عیسوی میں اقوام عالم کا یہ حال تھا کہ وہ انسانیت کی تعلیمات کو بالکل فراموش کر بیٹھی تھیں جو کچھ باقی تھا وہ تحریف شدہ تھا۔ مصر، روم، شام، یمن، حبشہ اور بہت سے دوسرے ممالک میں عیسائیت عروج پر تھی عیسائیوں نے انجیل میں تحریف کر کے تین خدا بنا لئے اور مختلف فرقوں میں تقسیم ہو گئی۔ عرب سمیت مختلف ممالک میں یہودی بھی موجود تھے جو کہ ایک اللہ اور حضرت موسیٰؑ سے پہلے آنے والے انبیاء کو مانتے تھے لیکن انہوں نے بھی آسمانی صحائف کو اپنی خواہشات کے مطابق بدل ڈالا۔ ایران کے لوگ مجوسی ہو گئے اور آگ کی پوجا کرنے لگے۔ وسط ایشیا اور چین میں بت پرستی، سورج، چاند، ستارے، آگ، مٹی، پانی، مگرمچھ اور سانپ پوجے جانے لگے۔ ہندوستان میں ہزاروں لاکھوں دیوی دیوتا مرکز عبادت بن گئے۔ یورپ کے اکثر لوگ وحشی تھے اور ان میں سے بہت سارے لوگوں کا کوئی مذہب نہیں تھا۔"[40]

اس صورت حال کو قرآن اس طرح بیان کرتا ہے۔

"ظَهَرَ الْفَسَادُ فِى الْبَرِّوَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِى النَّاسِ۔"[41]

"خشکی اور تری میں کوئی جگہ باقی نہ رہی تھی جہاں لوگوں کی بد عملی کی وجہ سے فساد نہ پھیلا ہو"۔

ثروت صولت لکھتے ہیں:

"اسی فساد اور گمراہی کو جو پچھلی امتوں میں تھی دور کرنے کے لیے اور اپنے پیغام کو قیامت تک زندہ رکھنے کے لئے اللہ تعالی نے آخری نبی دنیا میں بھیجا۔ اس کو ایک کتاب دی جس کو قرآن مجید کہتے ہیں یہ کتاب اللہ کے وعدے کے مطابق قیامت تک محفوظ رہے گی اور اس میں کسی قسم کی تبدیلی نہ ہو گی۔ یہ آخری نبی محمد ﷺ ہیں آپ نے حضرت ابراہیمؑ، حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کی تعلیم کو پھر سے زندہ کیا۔ گمراہوں نے ان تعلیمات میں جو غلط عقائد شامل کئے تھے ان کی تصحیح فرمائی اور اللہ کا پیغام اصلی صورت میں دنیا کے سامنے پیش کیا۔[42]

جو شخص بھی حضرت محمد ﷺ عرب کے جلیل القدر پیغمبر کی حیاتِ مقدسہ، آپ کے عظیم کردار اور عمل کا مطالعہ کرتا ہے اور یہ جانتا ہے کہ پیغمبر اسلام نے کس طرح اپنی دعوت کو پیش کیا اور کس طرح اپنی پاکیزہ زندگی بسر کی اس کے لئے اس کے بغیر چارہ نہیں کہ وہ اس عظیم پیغمبر کی عظمت کو اپنے دل میں محسوس کرے۔[43]

مولانا مودودیؒ (م1979ء) فرماتے ہیں:

دنیا کے تمام ہادیوں میں یہ خصوصیت صرف محمد ﷺ کو حاصل ہے کہ آپ ﷺ کی تعلیمات اور شخصیت چودہ صدیوں سے اپنی حقیقی صورت میں باقی ہے اور اللہ کے فضل سے کچھ ایسا انتظام ہو گیا ہے کہ اب اس کو بدلا نہیں جا سکتا۔ اللہ تعالیٰ کو بعثتِ انبیاء کے آخری مراحل میں ایسا ہادی و رہنما بھیجنا مقصود تھا جس کی ذات انسان کے لئے دائمی نمونہ عمل اور عالمگیر سرچشمہ وہدایت ہو۔ اس لیے اس نے محمد بن عبد اللہ کی ذات کو اس ظلم سے محفوظ رکھا جو جاہل مقتدیوں نے دوسروں انبیاء کرام کے ساتھ کیا یعنی آپ ﷺ کی سیرت کو محفوظ رکھا آپ ﷺ کے صحابہ کرام پھر تابعین اور تبع تابعین اور محدثین نے سیرت کو محفوظ کرنے کا غیر معمولی فریضہ انجام دیا۔[44]

محمد یوسف خان فرماتے ہیں:

آپ ﷺ نے راہِ حق میں آنے والی ہر مصیبت کو خندہ پیشانی سے قبول کیا اور اللہ تعالیٰ سے کبھی شکوہ نہ کیا جس کے نتیجے میں آپ کو معراج جسمانی کا ایسا شرف عطا کیا گیا جو کائنات میں کسی اور کو نصیب نہ ہو سکا۔ قرآن مجید جیسا لازوال، لاثانی اور لافانی شاہکار معجزہ عطا ہوا جس کا تعلق نہ صرف آپ کی زندگی سے ہے بلکہ اسے قیامت تک راہنما اور ہادی بنانے کا فیصلہ ازل ہی سے ہو چکا تھا۔[45]

کسی شخص کی نجات محمد ﷺ پر ایمان لائے بغیر ممکن نہیں اگرچہ وہ شخص کسی دوسرے مذہب پر پورے تقوٰی، نیک نیتی اور خلوص کے ساتھ کیوں نہ عمل پیرا ہو۔

عیسائی پادری برکت اللہ (م971ء) محمد ﷺ کے بارے میں لکھتے ہیں:

حضرت محمد ﷺ صاحب دنیا کی نادر ہستیوں میں سے ہیں۔ جس طرح ہندوستان کو مہاتما بدھ کے وجود پر، ایران زرتشت اور چین کو کوشش کے وجود پر اور بنی اسرائیل کو حضرت موسیٰ کو وجود پر بجا فخر ہے اسی طرح سرزمین عرب کو حضرت محمد ﷺ کے وجود پر فخر ہے۔ آپ ﷺ کی ذات سے جو فیوض وبرکات اصل عرب کو حاصل ہوئیں وہ تاریخ کے اوراق پر آبِ زر سے لکھی ہوئی ہیں۔ پس ہر شخص کا فرض ہے کہ اس نامور ہستی کے سوانح حیات سے واقف ہو۔"[46]

نبی کریم ﷺ کے امتیازات

حضور ﷺ کے خصوصی امتیازات جو آپ ﷺ کو دیگر انبیاء کرام سے ممتاز کرتے ہیں جن میں کوئی آپ ﷺ کا شریک نہیں مندرجہ ذیل ہیں:

1- نسخ ادیان 2- تکمیل دین 3- ختم نبوت 4- رضائے تامہ 5- عمومی بعثت

ان امتیازی خصوصیات کی وضاحت موضوع کی مناسبت سے آئندہ آنے والے ابواب میں پیش کی جائے گی۔

قاضی سلیمان نبی کریم ﷺ کی شان و عظمت کو بیان کرتے ہوئے یوں تحریر فرتے ہیں:

* حضور ﷺ کی نبوت میں جملہ انبیاء کی شان نظر آتی ہے۔ آپ ﷺ حضرت عیسیٰ کی طرح جھٹلائے گئے مگر صابر و شاکر رہے۔
* حضرت یحییٰؑ کی طرح بیابانوں میں اللہ کی آواز کو پہنچایا۔
* حضرت ایوبؑ جیسے صبر کے ساتھ تین سال تک شعیب ابی طالب میں محصوری کے دن گزارے پھر بھی اللہ کی ثناء کرتے رہے۔
* حضرت نوحؑ کی طرح لوگوں کو خفیہ و اعلانیہ اسلام کی تبلیغ فرمائی۔
* حضرت ابراہیمؑ کی طرح نافرمان قوم سے علیحدگی اختیار کی۔
* حضرت یونسؑ جنہوں نے تین دن مچھلی کے پیٹ میں گزارے کی طرح غارِ ثور کے شکم میں تین دن رہ کر مدینہ میں کلمتہ اللہ بلند فرمایا۔
* حضرت موسیٰ کی طرح جنہوں نے بنی اسرائیل کو فرعون مصر کی غلامی سے آزاد کرایا تھا۔ آپ ﷺ نے بھی شمالی، مشرقی اور جنوبی عرب کو ملوکیت سے نجات دلائی۔
* آپ ﷺ نے حضرت سلیمان کی طرح مدینہ میں خدا کا گھر بنایا جو بخت نصر جیسا بد بخت ویران نہ کر سکا۔
* اور حضرت یوسفؑ کی طرح اپنے ستم پیشہ برادرانِ مکہ کے لیے "لا تثریب علیکم الیوم" کا فرمان جاری کر دیا۔[47]

خلاصہ بحث

اس مقالے میں اسلام اور بانی اسلام، حضرت محمد ﷺ کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔ اس مطالعے میں غیر مسلم محققین کی جانب سے اسلام اور پیغمبر اسلام پر کیے گئے مطالعات کے مناہج، اسالیب اور اثرات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ مقالے میں یہ دیکھا گیا ہے کہ کیسے غیر مسلم محققین نے اسلامی موضوعات پر مشغولیت اختیار کی اور کن طریقوں کا استعمال کیا۔ سابقہ کتب آسمانی میں اسلام اور حضرت محمد ﷺ کی حقانیت اور صداقت کو ثابت کیا گیا ہے، اور غیر مسلم محققین نے بھی اس حقیقت کا اعتراف کیا ہے۔ تحقیق میں یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ غیر مسلم محققین نے مختلف تاریخی، سماجی، اور ثقافتی پہلوؤں سے

اسلام اور پیغمبر اسلام کو سمجھنے کی کوشش کی ہے۔ ان کے مناہج میں تاریخی تجزیے، سماجی علوم کی تکنیکیں، اور تقابلی مذہب کے مطالعے شامل ہیں۔ اس مقالے میں ان مناہج اور اسالیب کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے تاکہ یہ سمجھا جاسکے کہ ان تحقیقات نے اسلام اور اس کی مرکزی شخصیت، پیغمبر محمد ﷺ، کے بارے میں موجود تصورات پر کیا اثرات مرتب کیے ہیں۔ مقالے کا مقصد غیر مسلم محققین کی علمی جدوجہد اور ان کے نکتہ نظر کو اجاگر کرنا ہے، اور یہ سمجھنا ہے کہ ان تحقیقات کے وسیع ثقافتی اور سماجی مضمرات کیا ہیں۔ اس جامع تجزیے کے ذریعے، یہ مقالہ بین المذاہب اسکالرشپ کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے اور معاصر اسلامی مکالمے پر اس کے کردار کو واضح کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات(References)

[1] آل عمران 19:3

[2] الشوریٰ۔ 13:42

[3] آل عمران 85:3

[4] المائدہ 48:5

[5] مسلم، کتاب الایمان، باب نبی کریم ﷺ کی رسالت پر ایمان، ح386

[6] مسند احمد، کتاب الایمان، باب ایمان، اسلام اور احسان کی وضاحت کا بیان، ح57

[7] حافظ صلاح الدین یوسف، تفسیر احسن البیان، دار السلام پبلشرز، ریاض، س۔ن، ص167

[8] مولانا مودودی، تفہیم القرآن، 2/528

[9] مفتی شفیع، معارف القرآن، 1/37

[10] پروفیسر محمد یوسف، تقابل ادیان، بیت العلوم، لاہور، ص23

[11] البقرہ 11:2

[12] یوسف 108:12

[13] محمد انور بن اختر، دنیا عیسائیت کی زد میں، مکتبہ ارسلان، کراچی، جولائی، 2001، ص482

[14] ایضاً

[15] ایضاً

[16] محمد انور بن اختر، دنیا عیسائیت کی زد میں، مکتبہ ارسلان، کراچی، ص517

17 منصور پوری، سلیمان سلمان، قاضی، رحمۃ للعالمین، الفیصل ناشران وتاجران، ۲۰۱۰ء، ج۱، ص ۳۴

18 البقرہ 129:2

19 منصور پوری، قاضی سلیمان، رحمۃ للعالمین، ج۱، ص:35

20 التوبہ 128:9

21 الاعراف 157:7

22 الصف 6:61

23 کتاب استثناء 19:18

24 کتاب پیدائش 10:49

25 کتاب استثناء 33:3-2

26 کتاب دانی ایل 7:27،14،13

27 کتاب حبقوق 3:6-3

28 انجیل یوحنا 16:8

29 انجیل یوحنا 16:14-15

30 الصف 6:61

31 انجیل یوحنا 16:14

32 یوحنا 1:25-19

33 متی 27:46

34 التوبہ 9:40

35 مسند احمد، کتاب (1) ھ کے اہم واقعات، باب نبی کریم ﷺ کی ولادت کا بیان، ح 10466

36 الاحزاب 33:21

37 ابن کثیر، تفسیر ابن کثیر، 3/522

38 آل عمران 3:81

39 مسلم، کتاب انبیاء کرام کے فضائل، باب نبی کریم ﷺ کی فضیلت۔ ح 5938

40 طالب ہاشمی، رحمت دارین، القمر انٹرپرائزز، لاہور، 2005، ص 47

41 الروم 3:41

42 ثروت صولت، ملت اسلامیہ کی مختصر تاریخ، اسلامک پبلی کیشنز لاہور، 2007، ص 28

43 ایضاً

44 مولانا مودودی، سیرت سرور عالم، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور، 2/31

[45] یروفیسر محمد یوسف، تقابل ادیان، ص224

[46] عبد الرحمن، البرھان، مذہب عیسائیت کا تحقیقی جائزہ، حقوق الناس، ویلفئیر فاؤنڈیشن لاہور، 2019، ص128

[47] قاضی سلیمان، رحمت للعالمین، الفیصل ناشران وتاجران، 1/ 32